فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۳۲

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۵ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۵ اگست ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ اگست بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ اگست۔ کل یہاں بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس انصار اللہ ربوہ کے زیرِ اہتمام "ہفتہ تربیت" کے سلسلہ میں ایک اجتماعی تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ادا فرمائے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ بشیر الدین صاحب عبید اللہ نے کی بعدہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا احترام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا کی تشریح کرکے ثابت کیا کہ جب تک چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہ کیا جائے۔ اس وقت تک نہ جماعتی نظام قائم رہ سکتا ہے۔ اور نہ افراد جماعت اخلاقی لحاظ سے ترقی کرکے عند اللہ فائز المرام ہو سکتے ہیں۔ آپ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے صحیح علم اور صحیح عمل کی اہمیت پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی کہ صحیح عقائد اور قرآنی علوم و معارف کو پوری جامعیت کے ساتھ ازسرِ نو دنیا میں پیش فرمائیں اور پھر ان عقائد اور علوم و معارف پر کماحقہ عمل کرنے والی جماعت قائم کریں۔ آپ نے یہ غرض بتمام و کمال پوری کردکھائی ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم ان علوم و معارف سے استفادہ کریں اور خدائی حکم کے مطابق ان کی پوری پوری حفاظت کریں اور پھر ساتھ کیساتھ عمل کے میدان میں اپنے آپ کو پکا اور سچا احمدی مسلمان ثابت کرتے چلے جائیں۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "آسمان سے بہت دودھ اترا ہے محفوظ رکھو" کی نہایت لطیف تشریح بھی بیان فرمائی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ پُر رونق اور بابرکت جلسہ ۹½ بجے شب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان بلاحصولِ نفسِ مطمئنّہ کے پوری پاکیزگی حاصل نہیں کرسکتا

اسلامی پردہ سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے اور اس کی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اس کے چار نام مقرر کئے گئے ہیں۔ اول اول نفس زکیہ ہوتا ہے کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے پھر نفس امّارہ ہوتا ہے کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے اور اس کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے کہ ہر وقت بدی کا مرتکب ہو۔ کبھی چوری کرتا ہے کوئی گالی دے یا ذرا خلافِ مرضی کام ہو تو اسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کی طرف غلبہ ہو تو گناہوں اور فسق و فجور کا سیلاب بہہ نکلتا ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے کہ اس میں بدیاں بالکل دور تو نہیں ہوتیں مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے اور جب بدی ہو جاوے تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور تدبیر کرتا ہے کہ کسی طرح گناہ سے بچے۔ اور دعا میں لگتا ہے کہ زندگی پاک ہو جاوے اور ہوتے ہوتے جب یہ گناہ سے پوّتر ہو جاتا ہے تو اس کا نام مطمئنّہ ہو جاتا ہے اور اس حالت میں وہ بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے۔ جیسے کہ خدا تعالےٰ بدی کو بدی سمجھتا ہے۔ بات یہ ہے کہ دنیا اصل میں گناہ کا گھر ہے جس میں سرکشیوں میں پڑ کر انسان خدا کو بھلا دیتا ہے۔ نفس امّارہ کی حالت میں اس کے پاؤں میں زنجیریں ہوتی ہیں اور لوامہ میں کچھ زنجیریں پاؤں میں ہوتی ہیں اور کچھ اُتر جاتی ہیں۔ مگر مطمئنّہ میں کوئی زنجیر باقی نہیں رہتی۔ سب کی سب اُتر جاتی ہیں اور یہی زمانہ انسان کا خدا تعالےٰ کی طرف سچّے رجوع کا ہوتا ہے اور وہی خدا تعالےٰ کے کامل بندے ہوتے ہیں جو کہ نفس مطمئنّہ کے ساتھ دنیا سے علیحدہ ہوویں اور جب تک وہ اسے حاصل نہ کرلے تب تک اُسے مطلق علم نہیں ہوتا کہ جنت میں جاوے گا یا دوزخ میں۔ پس جبکہ انسان بلاحصول نفس مطمئنّہ کے نہ پوری پاکیزگی حاصل کرسکتا ہے اور نہ جنت میں داخل ہوسکتا ہے۔ تو اب خواہ آریہ ہوں یا عیسائی کونسی عقلمندی ہے کہ قبل اس کے کہ یہ نفس حاصل ہو وہ بھیڑیوں اور بکریوں کو اکٹھا چھوڑ دیں۔ کیا انکو امید ہے کہ وہ پاک اور بے شر زندگی بسر کرلیں گے۔ یہ ہے سِر اسلامی پردہ کا۔ اور میں نے خصوصیت سے اسے اُن مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے۔ جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۱۳۶ تا ص۱۳۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

محض احمدی کہلانا ہرگز کافی نہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ تمام اسلامی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے

اچھے اخلاق دکھلاؤ۔ دوسروں سے ہمدردی کرو اور ہر ایک کو اس کا حق دلانے کی کوشش کرو

اگر کوئی اپنے عہدہ اور اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے تو وہ خلافِ اسلام حرکت کرتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۲ء

بمقام ناصر آباد سٹیٹ سابق سندھ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

مَیں آج اپنے ذہن میں خطبہ جمعہ کے لئے ایک مضمون تجویز کر کے آیا تھا۔ لیکن

جب مسجد میں داخل ہوا

تو مَیں نے دیکھا کہ آج لوگ معمول سے زیادہ آئے ہوئے ہیں اور اب جو مَیں خطبہ کے لئے کھڑا ہوا تو یکدم میرا ذہن ایک ایسی بات کی طرف چلا گیا جسے لوگ عام طور پر مضحکہ خیز سمجھتے ہیں لیکن اس موقعہ پر وہ بالکل چسپاں نظر آتی ہے مَیں سوچ رہا تھا کہ آج لوگ زیادہ تعداد میں کیوں آئے ہیں اس پر میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ جس طرح رمضان المبارک میں جمعۃ الوداع کے موقعہ پر قریباً تمام کے تمام لوگ مساجد میں آ جاتے ہیں۔ اسی طرح ہماری جماعت کے دوست بھی آج

ہمیں وداع کرنے کیلئے

آئے ہیں کیونکہ ہمارا یہ اس سفر میں آخری جمعہ ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ چلو اپنے خلیفہ کو الوداع کہہ آئیں۔ مجھے اس وداع پر ہنسی آتی ہے کیونکہ جیسے دوسرے لوگ خواہ سارا سال نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں وہ جمعۃ الوداع میں حاضر ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے سارے سال کی نمازیں ادا کر لی ہیں اور ان کے سارے گناہ معاف ہو گئے ہیں اسی طرح اس علاقہ کے دوستوں نے بھی خیال کر لیا کہ اب یہ لوگ جانے لگے ہیں چلو انہیں وداع کر آئیں۔ لیکن اس وداع سے کیا بنتا ہے۔

اصل چیز تو یہ ہے

کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اچھے اخلاق دکھائے جائیں اور اسلامی تمدن کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہم ان چیزوں سے ابھی دور نظر آتے ہیں۔ وہی برہمن و شودر والی بات، حاکم و محکوم اور افسر و ماتحت والی بات جو دنیا کے لئے عذاب کا موجب بن رہی ہے، ہم میں سے بعض میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو لوگ کم تعلیم یافتہ ہیں یا انہیں کوئی فن نہیں آتا اور وہ چھوٹے کام کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کی تربیت کی بھی ضرورت ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جن لوگوں کے سپرد کام کئے جاتے ہیں ان کو بھی یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے آپ کو انسان تصور کریں۔ جب تک دونوں فریق کی ذہنیت بدل نہ جائے اس وقت تک اسلام کی تعلیم دلوں کو موہ نہیں سکتی۔ بیشک ایسی صورت میں زید کی تعلیم چھپے گی۔ بکر کی تعلیم پھیلے گی مگر

قرآن کریم کی تعلیم

اسی صورت میں پھیل سکتی ہے کہ ہم اپنی ذہنیت کو بدلیں اور اپنی زندگیوں کو اسلامی تمدن کے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ سر آغا خان جب لاہور آئے تو ان کے مرید گلگت اور دوسری دور دراز جگہوں سے ان کا استقبال کرنے کے لئے آئے تھے سات دن قبل ہوائی اڈہ پر خیمے لگا کر بیٹھ گئے تھے۔ مَیں نے جب یہ خبر اخبارات میں پڑھی تو مجھے ہنسی آئی کہ آجکل بھی اس قسم کے بے وقوف لوگ پائے جاتے ہیں۔ اسیطرح آج بھی مجھے ہنسی آئی کہ بعض لوگ اپنے اندر

احمدیت کی صحیح رُوح

تو پیدا نہیں کرتے لیکن انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ یہ لوگ ربوہ سے آئے تھے اور اب واپس جانے والے ہیں انہیں الوداع کہہ آئیں۔ گویا جس طرح کشتی دیکھنے کے لئے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اسی طرح وہ بھی آ گئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہاں تو کوئی پہلوان ہوتا ہے لیکن یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارا خلیفہ آیا تھا اسے وداع کر آئیں اس سے زیادہ ہنسی والی بات اور کیا ہوگی۔ حالانکہ اصل چیز یہ ہے کہ تم اپنے اندر

اعلیٰ اخلاق پیدا کرو

مثلاً اسلام کہتا ہے کہ تم ہمیشہ سچ بولو یعنی جب بھی سچ بولنے کا سوال آئے تو سچی بات بیان کر دو۔ اب اگر لوگ تم سے کوئی بات پوچھتے ہیں اور تم سچ بول دیتے ہو تو بے شک یہ بڑی بات ہے۔ لیکن اگر تم ایک بات بیان کرتے ہو اور تمہارا باپ بھائی یا بچے اسے جھوٹ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں اس طرح نہیں بلکہ اصل بات یوں ہے تو اس میں خوشی کی کیا بات ہوگی۔ یا وہ کیا بات ہوگی جو تم نے احمدیت سے حاصل کی۔ احمدیت تمہیں دنیا کے لئے

ایک نمونہ بنانے کے لئے

آئی ہے اور اگر تم میں سچ بولنے۔ دوسروں سے ہمدردی کرنے۔ رحم کرنے۔ انصاف سے کام لینے اور دوسروں کو ان کا حق دینے کی عادت پیدا ہو گئی ہے تو بیشک تم نے احمدیت سے کچھ حاصل کر لیا ہے لیکن اگر یہ چیزیں تمہارے اندر پیدا نہیں ہوئیں تو جیسے کیکر سنگھ یا گاما پہلوان کی کشتی دیکھنے کے لئے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اسی طرح تم بھی اکٹھے ہو جاؤ گے۔ تم بھی کہو گے کہ ہمارا ایک پہلوان آیا ہے۔ چلو اس کی کشتی دیکھ آئیں لیں چاہے اس کا نام جمعہ رکھ لو چاہے اس کا نام عقیدت رکھ لو چاہے اس کا نام خلافت رکھ لو لیکن ہے یہ وہی کیکر سنگھ اور گاما پہلوان والی بات۔ اگر یہ احمدیت والی بات ہوتی تو تم احمدیت والے کام بھی کرتے لیکن اگر تم احمدیت کے گُروں کے بغیر اکٹھے ہو جاتے ہو تو تمہارے جمعہ میں اکٹھے ہو جانے سے

یہی مطلب سمجھا جائے گا

کہ گاما پہلوان آیا ہے اور تم اس کی کشتی دیکھنے آئے ہو۔ جمعہ اور کشتی میں ایسی صورت میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے۔ کشتی دیکھنے والے بھی جھوٹ بولتے جاتے ہیں اور جمعہ پڑھنے والے بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ پس جب تک تم اپنے اندر کوئی خاص تبدیلی پیدا نہیں کرتے احمدیت میں داخل ہونے کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جنت ایک معمولی چیز ہے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا تو گویا خدا پر احسان کر دیا اور وہ مجبور ہو گا کہ تمہیں جنت میں لے جائے۔ کیا تم سورج کو سورج کہہ کر انعام مانگا کرتے ہو۔ سورج کو سورج کہنے سے انعام نہیں ملا کرتا۔ اسی طرح اگر تم نے رسول اللہ کو رسول اللہ کہہ دیا تو تم نے

خدا تعالیٰ پر کونسا احسان کیا

کہ وہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت دیدے کیا تم زمین کو زمین کہہ کر انعام مانگا کرتے ہو۔ کیا تم چاند کو چاند کہہ کر انعام مانگا کرتے ہو یا تمہیں کوئی مکان نظر آئے تو اسے دیکھ کر تم یہ کہتے ہو کہ چونکہ میں نے مکان کو مکان کہہ دیا ہے اس لئے گورنمنٹ مجھے انعام دیدے تم اس آدمی کو کیا سمجھو گے کہ جو گورنر کو یہ لکھے کہ مجھے ایک گھوڑا نظر آیا تھا میں نے اُسے گھوڑا کہہ دیا ہے مجھے دو مربعے دو یقیناً تم اسے پاگل خیال کرو گے اور کہو گے کہ اگر تم گھوڑے کو گھوڑا نہ کہتے تو اور کیا کہتے۔ اگر تم اسے گدھا کہہ دیتے تو لوگ تمہیں پاگل خیال کرتے اسی طرح اگر خدا ہے اور وہ ایک ہے اور اس پر

زمین اور آسمان دونوں گواہ ہیں

تو تم لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اس پر کیا احسان کرتے ہو کہ وہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت دے دے۔ انسان کو جنت میں لے جانے والی قربانیاں ہوتی ہیں جو وہ صبح و شام کرتا ہے۔ مثلاً اگر وہ اقرار کرتا ہے کہ میں فلاں کام نہیں کروں گا اور پھر وہ بات اس کے سامنے آ جاتی ہے اور وہ اپنے اقرار کے مطابق اس سے بچتا ہے تو اس کے بدلہ میں اسے یقیناً جنت ملے گی یا اس کے پاس کسی کا روپیہ تھا جو اس نے واپس کرنا تھا۔ اب یہ دوسرے کا حق ہے جو اس نے دینا ہے۔ اگر وہ کہتا ہے کہ میں یہ روپیہ نہیں دیتا تو وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف عمل کرتا ہے لیکن اگر وہ کہتا ہے کہ میں نے واقعی تمہارا روپیہ دینا ہے وہ روپیہ لے لو تو خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو کہے گا کہ اس شخص نے دوسرے کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا ہے اسے جنت میں لے جاؤ۔ اسی طرح غفلت ہے سستی ہے۔ تمہارا کسی کام کو جی نہیں چاہتا لیکن

تم اپنے نفس پر زور دیتے ہو

اور کہتے ہو کہ میں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اقرار کیا ہے کہ میں یہ کام ضرور کرونگا ہے

اور تم وہ کام کر دیتے ہو اور اس میں جو تکلیف ہوتی ہے اسے برداشت کر لیتے ہو تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے کہے گا کہ اس نے جو اقرار کیا تھا اسے اس نے پورا کر دیا ہے اسے جنت میں لے جاؤ۔ لیکن اگر کسی نے رسول کو رسول کہہ دیا تو اس نے سچ کہا۔ اس پر اسے کیا انعام ملے گا انعام محنت اور قربانی کے نتیجہ میں ملتا ہے پہاڑ کو پہاڑ کہہ دینے سے انعام نہیں ملتا۔ دریا کو دریا کہہ دینے سے انعام نہیں ملتا چاند کو چاند کہہ دینے سے انعام نہیں ملتا بلکہ انعام پہاڑ پر چڑھنے سے ملتا ہے انعام دریا کو دستے سے ملتا ہے انعام سورج کو سورج کہنے سے نہیں ملتا بلکہ انعام اس کی روشنی سے فائدہ اٹھانے سے ملتا ہے اسی طرح خدا کو خدا اور رسول کو رسول کہنے سے انعام نہیں ملتا۔ یہ تو سچائیاں ہیں اگر تم ان کا انکار کرو گے تو دنیا تمہیں پاگل کہے گی لیکن اگر تم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم پر عمل کرتے ہو تو

تم یقیناً جنت کے وارث بنو گے

ہندہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شدید دشمن تھی۔ اس نے آپ کے بعض رشتہ داروں کے متعلق اعلان کیا ہوا تھا کہ ان کا پیٹ چاک کر کے کلیجے نکال لئے جائیں۔ اور ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ دیئے جائیں عرب میں یہ رسم تھی کہ اپنے دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے اس کے ناک اور کان وغیرہ کاٹ دیئے جاتے چنانچہ ہندہ نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چاک کرا کے آپ کا کلیجہ نکلوایا تھا۔ اس طرح آپ کے کان اور ناک بھی کٹوائے۔ جب مکہ فتح ہوا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کے متعلق جنہوں نے مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم کئے تھے اور جو تعداد میں پانچ سات تھے۔ یہ فتویٰ دیا کہ انہیں معاف نہیں کیا جائے گا بلکہ جہاں کہیں وہ ملیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ ان میں ہندہ بھی شامل تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب عورتوں کی بیعت لینے لگے تو بیعت میں یہ اقرار بھی لیا جاتا تھا کہ ہم شرک نہیں کریں گی۔ جب آپ نے یہ الفاظ کہے کہ ہم شرک نہیں کریں گی۔ تو ایک عورت بول اٹھی کہ یا رسول اللہ کیا ہم بھی شرک کریں گی۔ کیا اب بھی توحید میں کوئی شبہ باقی ہے۔

ہندہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رشتہ دار تھی

اور آپ اس کی آواز پہچانتے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا ہندہ ہے مطلب یہ تھا کہ تمہارے لئے تو موت کی سزا کا حکم ہے۔ ہندہ دلیر عورت تھی وہ ہنس کر کہنے لگی یا رسول اللہ اب آپ کا

زور مجھ پر نہیں چل سکتا۔ میں لا الٰہ الا اللہ پڑھ چکی ہوں اور مسلمان ہو چکی ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے۔ غرض ہندہ مسلمان ہوئی اور بعد میں اس نے اسلام کی خدمات بھی کیں۔ اس کا اس وقت یہ کہنا کہ کیا ہم اب بھی شرک کریں گی۔

یہ ایک طبعی فقرہ تھا

کہ ہم شرک کرتے تھے اور آپ توحید کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ اکیلے تھے۔ ہمارے ساتھ ساری قوم تھی۔ ساری قوم نے زور لگایا اور کہا یہ بت ہے وہ بت ہے ہم ان کی مدد سے یوں کریں گے۔ یوں کریں گے۔ پھر ہمارے پاس طاقت بھی اور آپ کمزور تھے۔ لیکن ہم ہار گئے۔ آپ جیت گئے۔ ہمارے سامنے بت ٹوٹ گئے۔ لیکن خدا نے آپ کی مدد کی کیا اتنا بڑا نقصان دیکھنے کے بعد بھی اس میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ خدا ایک ہے پس

خدا تعالیٰ کا ایک ہونا

اظہر من الشمس ہے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رسول ہونا بھی اظہر من الشمس ہے اور اگر کوئی شخص شرارت سے اس کا انکار نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص ضد کی وجہ سے اس کے خلاف فیصلہ نہیں کرتا یا وہ عقل کو جواب نہیں دے دیتا۔ وہ اس کا انکار کر ہی نہیں سکتا۔ پھر خدا تعالیٰ کو ایک کہہ کر یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول کہہ کر تم نے ان پر کونسا احسان کر دیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت دے دے۔ اگر تم دریا کو دریا کہہ دیتے ہو تو تمہیں کوئی انعام نہیں ملیگا۔ ہاں اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب رہا ہو اور تم اسے بچانے کے لئے دریا میں چھلانگ لگا دو۔ تم بھنور میں گر جاؤ اور اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دو تو سارے لوگ کہیں گے کہ

یہ شخص انعام کا مستحق ہے

حالانکہ دریا تو دو دو ہزار میل کے بھی ہوتے ہیں تمہیں اتنے لمبے دریا کو دریا کہنے پر انعام نہیں ملے گا۔ مگر دس گز پانی کو عبور کر کے انعام مل جائے گا۔ کیونکہ تم نے دو ہزار میل لمبے دریا کو دریا کہہ کر کوئی قربانی نہیں کی۔ تم نے محض سچائی کا اقرار کیا ہے۔ لیکن دس گز پانی کو عبور کر کے تم نے قربانی کی ہے۔ اس لئے تم انعام کے مستحق ٹھہرے ہو۔ یا مثلاً کوہ ہمالیہ ہے کوہ ہمالیہ ڈیڑھ دو ہزار میل لمبا ہے اور سو ڈیڑھ سو میل تک اس کی پہاڑیاں چلی جاتی ہیں۔ پھر اس کی چوٹیاں تین تین میل اونچی چلی جاتی ہیں اگر تم اس کا رقبہ نکالو تو کتنا بڑا رقبہ بنتا ہے۔

اگر تم ہمالیہ کو ہمالیہ کہو اور انعام طلب کرو۔ تو ہر شخص تمہیں پاگل کہے گا۔ لیکن ہمالیہ کی کسی کھڈ میں اگر کوئی بچہ گر جائے۔ اور تم اس کھڈ میں اپنے آپ کو گرا لو۔ تمہارا بازو ٹوٹ جائے جسم زخمی ہو جائے لیکن تم اس بچے کو باہر نکال لاؤ تو ہر ایک شخص کہے گا کہ تم انعام کے مستحق ہو۔ غرض تمہیں ہمالیہ کے اقرار کرنے سے انعام نہیں ملے گا۔ ہاں اس چھوٹی سی کھڈ کی وجہ سے انعام مل جائے گا کیونکہ انعام انہی چیزوں کی وجہ سے ملتا ہے جنہیں انسان تکلیف اٹھا کر کرتا ہے۔

یہاں یہ حالت ہے

کہ بعض ماتحت اپنے افسروں سے تعاون نہیں کرتے۔ گواہی کا موقعہ آتا ہے تو ہیر پھیر اور ایچ پیچ کرتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں نے کوئی احمدی ایسا نہیں دیکھا جو جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہو۔ لیکن میں نے کئی احمدی ایسے دیکھے ہیں جو گواہی کے وقت ایچ پیچ سے کام لیتے ہیں اور جب وہ جھوٹ نما باتیں کرتے ہیں تو ان کے لئے جھوٹ بولنا آسان ہو جاتا ہے

پس تم

اپنی ذہنیت بدلو

جب تم اپنی ذہنیت بدل لوگے تو احمدیت تمہارے لئے ہزاروں برکتوں کا باعث بن جائے گی۔ ورنہ جس طرح لوگ کشتی دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح تمہارا بھی یہاں لیٹنے برا سمجھا جائے گا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ دوسرے لوگ کا پہلوان کی کشتی کی وجہ سے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور تم اپنے خلیفہ یا کسی مبلغ کے آنے پر اکٹھے ہو جاتے ہو حالانکہ جب تم ایسے اخلاق ظاہر نہیں کرتے کہ تمہیں دیکھ کر ہر شخص یہ کہنے لگ جائے کہ یہ لوگ جھوٹے نہیں۔ اس وقت تک تمہارا احمدی ہونا تمہیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

آج ہی

ایک بات میرے سامنے پیش کی گئی ہے

کہ بعض افسر اپنے ماتحتوں سے ذاتی کام لیتے ہیں۔ اور یہ درست نہیں۔ انہیں اس سے روکا جائے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص افسر کو اپنا بھائی یا باپ سمجھ کر اس کا کام کر دیتا ہے تو اسے کون منع کر سکتا ہے ہم یہاں آتے ہیں تو کئی مرد اور عورتیں ہمارے گھر آ جاتی ہیں۔ اور ہمارا کام کر دیتی ہیں۔ جب مہمان آ جاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایک دو آدمی ان کی خدمت نہیں کر سکیں گے تو وہ آپ ہی اپنے شوق سے آ جاتے ہیں۔

اور ہمارا ہاتھ بٹا دیتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص کسی افسر کی شوق سے خدمت کرتا ہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا یہ ایک فطرتی بات ہے کہ جس کسی سے پیار ہوتا ہے انسان اس کی خاطر ہر قسم کی تکلیف اٹھانے پر تیار ہو جاتا ہے اور اگر کوئی شخص پیار اور محبت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو

یہ بڑی عمدہ بات ہے

اس کے معنے ہیں کہ افسر اس سے باپ کی طرح سلوک کرتا ہے اور اپنے نیک سلوک کی وجہ سے اس نے اپنے ماتحتوں کے اندر گہرا اخلاص و محبت پیدا کر لیا ہے۔ لیکن افسر اس کی ناپسندیدگی کے باوجود کام کرواتا ہے تو وہ ظالم ہے اور اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ یہی چیز ہے جس کی وجہ سے فرانس اور روس میں بغاوت ہو گئی تھی۔ اگر ہمارے ہاں بغاوت نہیں ہوتی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص احمدی ہوتا ہے اور جماعت کے نظام کی وجہ سے بغاوت میں حصہ نہیں لیتا۔ کیونکہ احمدیت بغاوت سے منع کرتی ہے اور وہ شخص ڈرتا ہے کہ اگر اس نے بغاوت کی تو نظام کی طرف سے اسے سزا دی جائے گی۔ لیکن اگر وہ میرلود میں ہوتا تو سٹرائک میں شامل ہو جاتا اور پھر وہ افسر دیکھتا کہ کس طرح اسے اس کی منتیں کرنی پڑتیں۔ بہرحال اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھانا ظلم ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلکم راع و کلکم مسئول من رعیتہٖ۔ تم میں سے ہر شخص ایک گڈریا ہے اور جو مال اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا۔ جس طرح مالک گڈریے سے اپنے مال کے متعلق پوچھتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ بھی تم سے اپنے بندوں کے متعلق سوال کرے گا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ ہر ایک شخص کے متعلق ہے۔ خاوند سے اس کی بیوی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ ماں باپ سے ان کی اولاد کے متعلق سوال کیا جائیگا اور افسر سے اس کے ماتحتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اسی طرح میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم اپنے ماتحت سے اخلاص ہمدردی اور رحم دلی والا سلوک کرتے ہو۔ تو

ہر شخص

یہ کہے گا کہ تم انعام کے مستحق ہو۔ لیکن اگر تم اپنے ماتحت سے برا سلوک کرتے ہو تو جس طرح گڈریا تمہاری بھینس کو مارتا ہے تو تم اس پر خفا ہوتے ہو۔ اسی طرح تم خدا تعالیٰ کے بندوں کو مارو گے تو وہ تم پر خفا ہو گا۔ اگر تم بھینس یا بکری کو مارنے کی وجہ سے گڈریے پر خفا ہوتے ہو تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو مارنے کی وجہ سے تم پر کیوں خفا نہ ہو گا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں تمہاری بھینس یا بکری زیادہ پیاری ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنا بندہ پیارا نہیں۔

اصل بات یہ ہے

کہ چونکہ خدا تعالیٰ نظر نہیں آتا اس لئے لوگ دھاندلی مچاتے ہیں اور اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہم سیر کے لئے پہاڑوں پر جاتے ہیں تو باوجود اسکے کہ ہم گھوڑوں پر ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ پیدل ہوتے ہیں جب ہم منزل مقصود پر پہنچتے ہیں تو وہ لوگ دبانا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں آپ تھک گئے ہوں گے اور یہ محض محبت کی وجہ سے ہوتا ہے خواہ ہم کتنا اصرار کریں کہ ایسا نہ کریں وہ یہی کہتے جاتے ہیں کہ نہیں نہیں آپ تھک گئے ہیں۔ اور اس پر عقلاً کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

قادیان میں ایک غریب آدمی تھا

وہ جہاں کہیں مجھے ملتا تھا کہتا تھا کہ آپ میری دعوت قبول نہیں کرتے۔ آخر کچھ دیر کے بعد اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ میں غریب ہوں اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ آپ میری دعوت منظور نہیں فرماتے۔ جب میں نے دیکھا کہ اب اس کا دل ٹوٹ جائیگا تو میں نے اس کی دعوت منظور کر لی اور اسے کہا کہ زیادہ تکلف نہ کرنا شوربہ وغیرہ بنا لینا۔ چنانچہ اس نے شوربہ بنا لیا اور میں اس کے ہاں کھانا کھانے چلا گیا۔ میرے ساتھ صرف پرائیویٹ سیکرٹری تھے اور لوگ مدعو نہیں تھے۔ کھانے سے فارغ ہو کر جب میں باہر نکلا تو ایک اور احمدی دوست دروازہ کے پاس کھڑے تھے وہ کہنے لگے کیا آپ اتنے غریب آدمی کی دعوت بھی قبول کر لیتے ہیں۔ میں نے کہا میری حالت ہی ایسی ہے کہ دونوں فریق مجھ پر شکوہ کرتے ہیں۔ اگر غریب کی دعوت منظور نہ کروں تو وہ کہتا ہے میں چونکہ غریب ہوں اس لئے آپ میری دعوت قبول نہیں کرتے اور اگر غریب کی دعوت مان لیتا ہوں تو امیر کہتا ہے کہ آپ اتنے غریب آدمی کی دعوت کیوں قبول کرتے ہیں یہ شخص سالہا سال سے میرے پیچھے پڑا تھا کہ میری دعوت قبول کرو اور میں اس کی غربت کی وجہ سے اس کی دعوت قبول نہیں کرتا تھا تا اس پر بوجھ نہ پڑے اب اس ڈر سے کہ

اس کا دل نہ ٹوٹ جائے

میں یہاں کھانا کھانے آ گیا ہوں لیکن آپکو یہ بات بھی ناگوار گزری ہے۔ بہرحال اس قسم کے غلط اعتراضات ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کوئی ماتحت محبت اور پیار کی وجہ سے افسر کی خدمت کرتا ہے تو یہ قابلِ قدر فعل ہے یہ اس بات کی علامت ہو گی کہ افسر کا اپنے ماتحتوں سے ایسا اچھا سلوک ہے کہ وہ اسے باپ سمجھتے ہیں لیکن اگر افسر ماتحت کو خدمت کرنے پر مجبور کرے تو وہ باپ نہیں وہ اپنے آپکو حاکم سمجھتا ہے اور اپنے ماتحت کو اپنا غلام خیال کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا

ایک واقعہ ہے

کہ ایک دوست ابو سعید نامی عرب تھے۔ رنگون میں ان کی اچھی خاصی تجارت تھی۔ وہ احمدی ہو کر قادیان آ گئے بعد میں وہ ٹھوکر کھا گئے وہ مالدار آدمی تھے اور بڑی تجارت چھوڑ کر آئے تھے لیکن ان کی طبیعت میں جوش پایا جاتا تھا ان کی ہر وقت یہ خواہش ہوتی تھی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کروں۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک مقدمہ دائر تھا اور خواجہ کمال الدین صاحب اس مقدمہ میں وکالت کرتے تھے ابو سعید صاحب نے یہ خیال کیا کہ خواجہ صاحب اس مقدمہ میں کام کر رہے ہیں میں ان کی خدمت کروں تا مجھے بھی ثواب مل جائے۔ چنانچہ باوجود اسکے کہ وہ ایک رئیس تھے خواجہ صاحب کے بوٹ پالش کر دیتے۔ انہیں دباتے بلکہ بعض اوقات ان کا پاٹ بھی اٹھا لیتے خواجہ صاحب کو ان کی خدمت کی وجہ سے یہ خیال گزرا کہ شاید ابو سعید ان کی ذات کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں تشریف فرما تھے میں بھی موجود تھا۔ چٹائی چھوٹی تھی اس لئے کچھ دوست ایسے بھی تھے جنہیں چٹائی پر جگہ نہ ملی۔ تھوڑی دور پرے ایک اور چٹائی پڑی تھی خواجہ صاحب نے ابو سعید صاحب عرب سے کہا۔ عرب صاحب وہ چٹائی ذرا ادھر کر دیں اس پر وہ فوراً جوش میں آ گئے اور انہوں نے کہا کیا میں آپ کے باپ کا نوکر ہوں اب

سننے والے حیران تھے

کہ یہ کیا ہوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب کا رنگ بھی زرد ہو گیا۔ بعد میں انہوں نے ابو سعید عرب سے کہا۔ عرب صاحب آپ تو بڑی خدمت کرنے والے آدمی ہیں آپ نے اس وقت کیا کہہ دیا انہوں نے کہا میں آپ کی خدمت اپنی خوشی سے کرتا تھا لیکن آپ کا یہ حق نہیں تھا کہ آپ مجھے حکم دیتے۔ میں آپ کا غلام نہیں ہوں۔ پس جو شخص خوشی سے خدمت کرتا ہے اس پر کوئی شخص اعتراض نہیں کر سکتا لیکن جو افسر یہ سمجھتا ہے کہ فلاں شخص میرا ماتحت ہے اس لئے خدمت لے لوں وہ ظالم ہے اور اگر اس کا ماتحت اس کا حکم مانتا ہے تو وہ بے غیرت ہے۔ محبت سے اگر کوئی کام کرتا ہے چاہے وہ پاخانہ کا پاٹ اٹھائے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ میاں بیوی کو دیکھ لو

بیوی اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے

اس کے پاٹ بھی اٹھا لیتی ہے لیکن اگر کوئی اسے کہے کہ تم چوڑھی کا کام کرو میں تمہیں دس روپے ماہوار دوں گا تو وہ لڑنے لگ جائے گی بلکہ اس کا خاوند خود اس شخص سے لڑ پڑے گا اور کہے گا تم نے میری بیوی کی ہتک کی ہے حالانکہ وہ اپنے بچے کا روزانہ پھینکتی ہے۔ پھر باقی لوگوں کو جانے دو چوڑھے بھی اپنی تحقیر برداشت نہیں کر سکتے ربوہ میں ایک مسلمان خاکروبہ آتی ہے شروع شروع ربوہ میں خاکروب کم تھے وہ سڑک پر جا رہی تھی کہ ایک آدمی اسے ملا اور اس نے کہا ذرا ٹھہرو میرا ایک کمرہ ہے تم اسے روزانہ صاف کر دیا کرو میں تمہیں آٹھ آنے دے دیا کروں گا۔ وہ خاکروبہ تھی اور صفائی کرنا اس کا کام تھا لیکن چونکہ وہ سڑک پر جا رہی تھی اس لئے اس نے اس بات کو اپنی ہتک خیال کیا اور اس شخص کو کہنے لگی کہ میں تمہیں دو روپے روزانہ دیا کروں گی تم مجھ سے ایک جوتی روزانہ کھا لیا کرو۔ وہ شخص شرمندہ ہوا اور خاموش ہو کر چلا گیا۔ غرض باوجود اس کے کہ وہ خاکروبہ تھی اور اس کا کام صفائی کرنا تھا اس نے اس طرح بات کرنے کو اپنی تحقیر خیال کیا۔ پس اگر واقعہ میں افسر اپنی افسری کی وجہ سے ماتحت سے خدمت لیتے ہیں تو ان کی تحقیر کرتے ہیں اور پھر ماتحت کا خدمت کرنا بھی بے غیرتی ہے اس کا یہ کام تھا کہ وہ اس کے اس حکم کو رد کر دیتا لیکن محبت کی وجہ سے تم جو جی چاہے کرو۔

ہمایوں کا ایک واقعہ

مشہور ہے کہ دشمن کی فوجوں نے اسے پکڑ لیا اس کا خادم بہرام بھی اس کے ہمراہ تھا۔ جب

دشمن نے انہیں پکڑ لیا تو بہرام نے انہیں کہا کہ ہمایوں مَیں ہوں ہمایوں بار بار کہتا تھا کہ نہیں یہ جھوٹ بولتا ہے ہمایوں مَیں ہوں لیکن اس نے کہا نہیں یہ میرا غلام ہے اور میری محبت کی وجہ سے اپنے آپ کو ہمایوں کہتا ہے تا کہ مَیں بچ جاؤں ورنہ دراصل مَیں ہی ہمایوں ہوں۔ غرض محبت میں لوگ اپنی جانیں بھی دے دیتے ہیں اور ان کے ایسا کرنے پر کوئی شخص اعتراض نہیں کرتا لیکن اگر کوئی اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کا ایسا کرنا اسلام کے خلاف ہے۔

ہر احمدی کا فرض ہے

کہ وہ دوسرے کا حق اسے دلائے اور اگر وہ اس کی خاطر قربانی کرتا اور اسکی خدمت کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں لیکن اسکا حق نہیں کہ ماتحت سے خدمت کروائے۔ فرعون کے متعلق قرآن کریم میں بھی آتا ہے کہ ان فرعون علا فی الارض فرعون میں یہ عیب تھا کہ وہ دوسروں سے زبردستی کام لیتا تھا ورنہ فرعون کے یہ معنی نہیں کہ کسی کے پاس بادشاہت اور دولت ہو۔ وہ اس لئے فرعون تھا کہ دوسروں پر زبردستی حکومت کرتا تھا اور دوسروں پر زبردستی حکومت کرنے کو ہماری زبان میں بھی فرعونیت کہتے ہیں۔ اور کسی کی مرضی سے دوسرے کے دل پر حکومت کرنے کو محمدیت اور موسویت کہتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حکومت کی تھی اور فرعون سے بڑھ کر حکومت کی تھی۔

فرعون کے ساتھی بھاگ گئے

لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے کہا ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن ہماری لاشوں پر سے ہی گذر کر آپ تک پہنچ سکتا ہے۔ اتنی حکومت فرعون نے کہاں کی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ فرعون نے زبردستی حکومت کی ہے۔ اور

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے زبردستی حکومت نہیں کی۔ اسی طرح اگر کوئی ماتحت اپنے افسر کی محبت اور پیار سے خدمت کرتا ہے تو ہم کہیں گے اس افسر میں ایک حد تک محمدیت اور موسویت آ گئی ہے۔ لیکن اگر وہ زبردستی حکومت کرتا ہے تو اسی کا نام فرعونیت ہے۔

مکہ اور مدینہ کی مرکزی عظمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نگاہ میں

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

اللہ تعالےٰ بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے ہمارے پیارے امام سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر کہ حضور نے مسلمانان عالم کو ان کے ایک فراموش شدہ ورق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"قرآن کریم میں صاف طور پر موجود ہے کہ ہر جگہ کے رہنے والوں کو چاہیئے کہ ان کے نمائندے مرکز میں آیا کریں چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایک طرف خانہ کعبہ کی بنیاد حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھوں رکھوائی اور دوسری طرف کہا لوگ چاروں طرف یہاں آیا کریں اور اللہ تعالےٰ نے انہیں حج کا حکم دیا اس طرح عمرہ کا حکم دیا یعنی سال میں ایک دفعہ لوگ حج کے لئے مکہ آیا کریں مدینہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جگہ کے رہنے والے نمائندے بھیجا کریں تا وہ یہاں رہ کر دینی تعلیم حاصل کریں مسلمانوں نے اس گر کو نہیں سمجھا مسلمانوں کا ہر سیاسی مرکز مذہبی مرکز سے زیادہ آباد تھا اس لئے لوگوں کا کثیر طبقہ سیاسی مرکز کی طرف جاتا تھا اور مذہبی مرکز کمزور رہتا تھا ..... اگر سب سے بڑے شہر مکہ اور مدینہ ہوتے تو یہ خرابی پیدا نہ ہوتی۔ یونیورسٹیاں بغداد میں بنیں حالانکہ ان کا صحیح مقام مدینہ تھا جامعہ ازہر قاہرہ میں بنا حالانکہ اس کا صحیح مقام مکہ تھا"۔ (الفضل یکم فروری ۱۹۵۱ء)

آہ! "دین کے "غدار" "صلح" کے پیغامبر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے "دوست" ہونے کا ادعا کرنے والے کس مقدس شخصیت اور خادم کعبہ کو اپنی سب و شتم اور سخت کلامی کا نشانہ بنا رہے ہیں۔!! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات پر یہ کوئی نیا وار نہیں حملوں کا یہ سلسلہ ان حضرات کی طرف سے پچاس برس سے برابر جاری ہے جس کا جواب خدائی فعلی شہادت اور حضور کی زبان مبارک سے بھی دیا جا چکا ہے یعنی

ع میری غیبت میں لگا دو جو لگانا ہے زور
تیر بھی پھینکو کرو حملے بھی شمشیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

تحریک چندہ تعمیر ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تعمیر ہال خدام الاحمدیہ کے چندہ کے لئے مبلغ ۳۱۳/- روپے ادا کرنے کی تحریک جاری کی گئی تھی۔ میں اللہ تعالےٰ کا بے حد بے حساب شکر گذار ہوں کہ اس نے اس تحریک کو غیر معمولی قبولیت بخشی۔ اور احباب کے دلوں میں اسمیں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ جہاں احباب نے انفرادی طور پر اسمیں حصہ لے کر ثواب حاصل کیا ہے وہاں خدام الاحمدیہ کی مجالس نے بحیثیت مجلس اور بعض جماعتوں نے بحیثیت جماعت اپنے وعدے اور رقوم بھجوا کر اسے کامیاب بنانے کی کوشش کی ہے۔

ذیل میں ان مجالس اور جماعتوں کے نام شائع کر کے احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی دوسری مجالس اور جماعتوں کو بھی تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس ثواب سے پیچھے نہ رہیں اور اجتماعی رنگ میں بھی اس مبارک تحریک میں شامل ہوں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائیں حاصل کریں جو یقیناً عام لوگوں کی دعاؤں سے قبولیت میں بہت بلند درجہ رکھتی ہیں۔

جماعت احمدیہ وزیر آباد	۳۱۳/- وعدہ
مجالس خدام الاحمدیہ خیر پور ڈویژن	۱۰۰۰/
خدام الاحمدیہ حلقہ محمد نگر لاہور	۳۱۳
" " گجرات	۳۱۳
" " چک منگلا	۳۱۳
جماعت احمدیہ چک ۸۲ر حسیانہ ضلع لائلپور	۳۱۳
جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان	۳۱۳ ادا شد
" " گکھڑ	۳۱۳
" " قمر آباد	۳۱۳ ادا شد
جماعت احمدیہ چک ۲۹۵ بریانوالہ	۳۱۳
جماعت احمدیہ چک ۲۷۸ ٹبیرکا	۳۱۳
خدام الاحمدیہ چکوال	۳۱۳
جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۳۱۳
خدام الاحمدیہ چوہڑکانہ	۳۱۳
خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی	۳۱۳
خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد فضل لائلپور	۳۱۳
خدام الاحمدیہ حلقہ جناح کالونی لائلپور	۳۱۳
خدام الاحمدیہ حلقہ پیپلز کالونی لائلپور	۳۱۳
خدام الاحمدیہ حلقہ زرعی یونیورسٹی "	۳۱۳
اطفال الاحمدیہ لائلپور	۳۱۳
خدام الاحمدیہ بہاولنگر	۳۱۳
خدام الاحمدیہ حلقہ اسلام آباد راولپنڈی	۳۱۳
خدام الاحمدیہ حیدر آباد	۳۱۳
خدام الاحمدیہ خانیوال	۳۱۳
جماعت احمدیہ میانوالی	۳۱۳
خدام الاحمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۳۱۳
خدام الاحمدیہ باندھی	۳۱۳
خدام الاحمدیہ گوٹھ اسماعیل	۳۱۳
خدام الاحمدیہ نواب شاہ	۳۱۳
لجنہ اماء اللہ لائلپور	۳۱۳
خدام الاحمدیہ چھانگا مانگا	۳۱۳
خدام الاحمدیہ حلقہ رتن باغ لاہور	۳۱۳
خدام الاحمدیہ حلقہ اصغر مال راولپنڈی	۳۱۳
" " مسجد راولپنڈی	۳۱۳
" " جیکب آباد	۳۱۳
" " کنڈیاں	۳۱۳
خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ	۳۱۳
" " سیالکوٹ	۳۱۳
" " ڈسکہ کوٹ	۳۱۳
" " دار الیمن ربوہ	۳۱۳
" " گولبازار ربوہ	۳۱۳
" " دار النصر شرقی "	۳۱۳
خدام الاحمدیہ دار النصر غربی ربوہ	۳۱۳
" " دار البرکات ربوہ	۳۱۳
" " دار الصدر شرقی ربوہ	۳۱۳
" " دار الصدر جنوبی ربوہ	۳۱۳
" " دار الصدر غربی الف ربوہ	۳۱۳
خدام الاحمدیہ باب الابواب ربوہ	۳۱۳ ادا شد
" " غلہ منڈی ربوہ	۳۱۳
" " دار الرحمت شرقی الف ربوہ	۳۱۳
" " دار الرحمت شرقی ب ربوہ	۳۱۳
خدام الاحمدیہ چک ۲۶۲ ر گوکھووال	۳۱۳
جماعت احمدیہ چک ۸۹ رتن	۳۱۳

حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب بقایا دار ہیں اُن میں سے ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کے لئے ماہوار اقساط مقرر کر رکھی ہیں اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہوا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے تاکہ بقایا بڑھنے نہ پائے۔ بلکہ وہ ہر ماہ کم ہوتا جائے۔ بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو بتدریج ہلکا کر کے اپنی گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں۔

مگر ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے اقساط مقرر کرانے کے اپنے عہد سے پوری طرح سبکدوش نہیں ہو رہے۔ اور ایسے بھی ہیں جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے۔ وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں اور ماہوار حصہ آمد کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ اور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ ادا نہیں کر رہے۔ نتیجہ ان کے ذمہ بقایا کی رقوم یا تو بدستور کھڑی ہیں یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں اور نہ ماہوار حصہ آمد۔ اگر ان کے جذبات کا لحاظ مدنظر نہ ہو۔ اور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے کہ ایسے ہر قسم اصحاب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے۔ کیونکہ اول تو انہوں نے برضا و رغبت اپنی آمد کی وصیت کی اور پھر غفلت سے بقایا دار بنے۔ مزید یہ کہ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اسے پورا کرنے کی کوشش نہ کی اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم کے ماتحت ہے اس کا بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا دار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے اس لئے جو دوست بقایا دار ہو کر معافی بقایا کے لئے درخواستیں کرتے ہیں ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابل منظوری نہیں ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفہ وقت ان کے ذمہ بقایا کو معاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں جو انجمن نے یا خلیفہ وقت نے مقرر کئے تھے بلکہ وہ اس چندہ کے بقایا دار ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا اور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انہوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت لکھتے وقت کیا تھا۔

پس حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو بہت زیادہ ہوشیار اور بیدار ہونے اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف اور بیباق کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ولادت: میرے بیٹے ملک محمود احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر ریلوے لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے احباب کی خدمت میں بچہ کی درازی عمر اور دین و دنیا میں بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک اللہ رکھا مکان نمبر ۱ مالا بار سٹریٹ سلطان پورہ لاہور)

۲۔ برادرم منظور احمد صاحب شاکر ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶۵/۸/۹ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے الحمدللہ علیٰ ذالک احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم دین بنائے اور باصحت لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ مولود مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب مالک کارخانہ سلائی مشین محمد نگر لاہور کا نواسہ ہے۔

(قاضی عزیز احمد انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ)

اعلان برائے مبلغہ کلاس: مبلغہ کلاس جو روزانہ دفتر لجنہ میں منعقد ہوتی ہے وہ چھٹیوں کے بعد یکم ستمبر سے شروع ہو رہی ہے تمام طالبات نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ملفوظات حصہ ہشتم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات

جو جماعت احمدیہ کی تربیتی اور روحانی ترقی کے لئے مفید

— اور —

تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ

ہیں۔ یہ خزانہ علم و عرفان جلد طلب فرمائیں۔

ہدیہ علاوہ محصولڈاک آٹھ روپے

ملنے کا پتہ:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

وزن بڑھانے کا نیا ریکارڈ

میرا بچہ محمد علیم بعمر ساڑھے چار ماہ سوکھے پن میں مبتلا تھا کوئی علاج کارگر نہ ہوا — "بے بی ٹانک" شروع کرائی گئی تو صرف ۹ دن میں بچے کا وزن قریباً پونے دو پونڈ بڑھ چکا تھا اب اس کی صحت بفضلہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے الحمدللہ" خاکسار محمد سلیم دفتر جامعہ احمدیہ ربوہ"۔

دانت نکلنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت کا کامیاب علاج "بے بی ٹانک" بڑی شیشی ۳/- چھوٹی ۱/۲۵

ڈاکٹر نیو ہومیو اینڈ کیمیکل منصل ڈاکخانہ۔ ربوہ

کیپیٹل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کرشن نگر ٹال لاہور

ہوالشافی

نظام ہضم کی درستی اور طاقت کے لئے سریع التاثیر دوا

تریاقِ جگر

(فولاد کا خوش ذائقہ مرکب)

جگر معدہ انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے، بدہضمی، نفخ، ریاح، پیٹ درد، دائمی قبض کے لئے اکسیر ہے جسم کو مضبوط اور چہرہ کے رنگ کو گلاب کی طرح کر دیتا ہے قیمت ۱۰ خوراک -/۵ روپے۔ علمی بیماری والے اپنی حقیقت لکھیں مفید مشورہ دیا جائے گا۔

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری اسکول ربوہ

امتحان طبی رجسٹریشن بورڈ کے حل شدہ سوالات پانچ روپے میں پڑھیئے۔

ادارہ ہومیوپیتھک دھوریہ (کھاریاں) گجرات

مسجد مبارک کے لئے خدام کی ضرورت

مسجد مبارک کے لئے دو ایسے نوجوان خدام کی ضرورت ہے جو اذان بھی خوش الحانی سے کہہ سکیں یا مرکز میں رہ کر خوش الحانی سے اذان کہنی سیکھ سکیں۔ تنخواہ ۶۵-۱-۸۵ مستقل ملازمت صدر انجمن حقوق پنشن۔ شرائط خواندہ خوش اخلاق دیندار اور مخلص۔

مرکز کی برکات سے مستفیض ہونے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش سے ارسال فرمائیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد انیس طاہر محلہ دارالیمن ربوہ)

اہالیان ربوہ کے لئے خوشخبری

ہم ربوہ میں لائل پور کاٹن ملز لمیٹڈ کی طرف سے گھی اول درجہ، وجیٹس (آٹا میدہ سوجی) صابن کے لئے ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں آپ ربوہ کے مرد کا ذریعہ یہ مال طلب کر سکتے ہیں۔ نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ (بشیر انجینئر گولبازار ربوہ)

ایک قیمتی کتاب!
اپنے موضوع پر
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام
مؤلفہ سید داؤد احمد
تمام اہم علمی اور دینی امور کے بارے میں حضرت اقدسؑ کی تعلیم کے یکجائی مطالعہ کے لئے صفحات ۱۳۲۰ قیمت مجلد ۲۰ روپے
آپ کی تحریرات سے انتخابات تبلیغی کام میں انسائیکلوپیڈیا کا کام دے گی۔ ملنے کا پتہ: مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

نونہالان جماعت احمدیہ کے لئے!
سلسلہ کتب اسلام
منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ
مؤلفہ
چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ
کا
چھٹا ایڈیشن بفضلہ تعالیٰ شائع ہو گیا ہے
پہلی تین کتابوں کا سیٹ قیمت سوا روپیہ
تاجران کتب کے لئے ۲۵ فیصد کمیشن۔
ملنے کا پتہ
احمدیہ بک ڈپو۔ ربوہ

ہمیشہ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے،
اوقات روانگی:-
سرگودہا تا سیالکوٹ — سیالکوٹ تا سرگودہا
۷ بجے صبح — ۷ بجے صبح
۲ بجے بعد دوپہر — ۲ بجے بعد دوپہر
ربوہ تا سیالکوٹ
۸ بجے صبح
۳ بجے بعد دوپہر
(جنرل مینیجر)

روحانی خزائن
جلد نمبر ۱۶ طبع ہو گئی ہے
احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ روحانی خزائن کی جلد نمبر ۱۶ طبع ہو گئی ہے الحمد للہ۔ یہ جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو کتب "خطبہ الہامیہ" اور "لجۃ النور" پر مشتمل ہے۔ جو خریدار سیٹ یہ جلد بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں وہ کمپنی ہذا کو بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہو گا۔
المشتہر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

اشتہار نیلام درختاں
ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۶۰ عدد درختان (۴۱ ۱۶ کیکر + ۱ شیشم + ۲ بیری) سڑک چنیوٹ ساہیوال از موضع ڈاور تا دھرکھاں والہ (۱۰۵ تا ۱۰۹ میل) تحصیل چنیوٹ مورخہ ۳۱/۸/۶۵ کو بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بنگلہ لالیاں جناب نائب تحصیلدار صاحب لالیاں مجمع عام میں نیلام فرمائیں گے۔ درختان کیکر کی ایک ہزار مکعب فٹ عمارتی لکڑی ہے اور سوختنی درختان ملبہ کا اندازہ وزن ایک ہزار اسی من ہے۔ زر چہارم خاتمہ بولی پر وصول کیا جائیگا۔ خواہشمند حضرات تاریخ اور وقت مقررہ پر حاضر ہو کر بولیاں دے سکتے ہیں۔
المشتہر چیف آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ
INF(L) 257

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸ — سٹار ٹمبر کارپوریشن ۹۰ نیروز لپور روڈ لاہور — لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون ۲۱۰۸

ہمیشہ اپنی
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے،
(مینیجر)

فرودور
جرمنی کی ایک نادر دوائی
ذہنی پریشانی، کام کرنے کو جی نہ چاہنا، ذہنی کھچاؤ، چڑچڑاپن
جلد غصہ آجانا، ذہنی انتشار، جلد تھک جانا
بے حد کمزوری، مردانہ بانجھ پن
کیلئے
جرمنی کی بنی فرودور گولیاں بے حد مفید ہیں،
استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے
۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۵/- روپے
شفا میڈیکو
سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور فون نمبر ۶۳۶۹۳ / ۳۲۱۱

الفضل کے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر الفضل)

ہمدرد نسواں ہر ا کے گولیاں دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

اسلام نے کھانے اور لباس میں انسان کو سادگی کا حکم دیا ہے

مقصد اس سے یہ ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کی بجائے اہم امور کی طرف توجہ کرے

لباس میں سادگی نہایت ضروری ہے دیہات میں بسنے والے تو بہت حد تک لباس میں "تکلفات" سے پاک ہوتے ہیں البتہ شہری آبادی میں یہ مرض عام ہے۔ اس لئے حضور نے جب سادہ زندگی کی تحریک فرمائی تو لباسوں کی سادگی پر بہت زور دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علی الخصوص شہریوں کو ہی طلب کر کے فرمایا:-

"شہری لوگ لباس میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں اور اگر غلطی نہ ہو تو بھی ضرورت سے زیادہ لباس پر خرچ کرتے ہیں حالانکہ لباس کی غرض یہ ہے کہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو لیکن عام طور پر لباس کے معنی زینت سے نکل کر فخر اور نمائش کی طرف چلے گئے ہیں۔ بہت سے لوگ دکھانے کے لئے کپڑے بناتے ہیں"

(خطبہ جمعہ ۴ رفروری ۳۸ء)

مردوں کے مقابل عورتوں میں یہ بیماری کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے اس لئے ضرورت تھی کہ ان کو بھی توجہ دلائی جائے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے بارے میں فرمایا:-

"عورتوں میں خصوصاً اعلیٰ لباس کی بہت پابندی ہوتی ہے اور اس میں ان کی طرف سے بڑے بڑے اسراف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض گھر عورتوں کے لباس اور زیور کی وجہ سے ہی برباد ہو گئے ہیں۔ انگریز اقتصادی لحاظ سے بہت بڑی محتاط قوم ہے مگر ان میں بھی عورتوں کے لباسوں کے اخراجات کی وجہ سے بڑے بڑے امراء تباہ ہو جاتے ہیں" (خطبہ جمعہ ۴ ، فروری ۳۸ء)

عورتوں کے کپڑوں سے کہیں زیادہ اخراجات ان کے فیتوں اور گوٹہ کناری پر ہو جاتے ہیں۔ اُسے روکنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"کپڑے خواہ کتنے گراں ہوں ایک عرصہ تک کام دے سکتے ہیں۔ مگر فیتے لباس میں صرف ٹانکے جاتے ہیں اور ہر روز بدلے جا سکتے ہیں اس لئے ہر نئے فیشن کو دیکھ کر عورتیں رنجیدہ جاتی ہیں اور نیا فیتہ خرید کر پہلے فیتہ کی جگہ لگا لیتی ہیں اور میرا تجربہ ہے کہ کپڑوں پر اتنی قیمت نہیں لگتی جتنی کہ ایک فیشن پرست عورت کے فیتوں پر کیونکہ فیتے بدلے جاتے ہیں"

(خطبہ جمعہ ۴ ، فروری ۳۸ء)

لباس کے فیشنوں اور تکلفات کا ایک طرف اگر مادی نقطۂ نگاہ سے نقصان ہے تو دوسری طرف عبادت الٰہی میں وہ روک بن جاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں فرمایا:-

"درحقیقت اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہمارا دماغ اور تمام باتوں سے فارغ ہو اور یا تو وہ خدا کی یاد میں مشغول ہو یا بنی نوع انسان کی بہتری کی تدابیر سوچ رہا ہو اور حق بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان باتوں میں ہمہ تن مشغول ہو تو اسے یہ موقعہ ہی نہیں ملتا کہ وہ لباس کی درستی کی طرف توجہ کرے۔ انسانی دماغ جب ایک طرف سے فارغ ہو تبھی دوسرا کام کر سکتا ہے اگر ہم اپنے دماغ کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف لگا دیں تو اسلام کی ترقی کے کام ہم کب کر سکیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کھانے اور لباس میں انسان کو سادگی کا حکم دیا تاکہ وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کی بجائے اہم امور کی طرف توجہ کرے"

(خطبہ جمعہ ۴ر فروری ۳۸ء)

-※-

مجاہدین نے ٹیتوال میں بھارتی فوج کو گھیرے میں لے لیا

بھارتی فوج کا شدید جانی نقصان

مظفر آباد ۴ ، اگست۔ مقبوضہ کشمیر کے مختلف مقامات پر حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان کل بھی شدید جھڑپیں ہوئیں ٹیتوال کے علاقے میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان پچھلے ۴۸ گھنٹوں سے زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ حریت پسند ہلکی توپیں، مشین گنیں، سٹین گنیں استعمال کر رہے ہیں۔ حریت پسندوں نے بھارتی فوج کو دو طرف سے گھیر لیا ہے۔

آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے کہ مجاہدین گھری ہوئی بھارتی فوج پر عقب سے حملہ کر رہے ہیں اور خط متارکہ جنگ کی دوسری جانب سے پاکستانی فوجیں زبردست گولہ باری کر رہی ہیں۔ بھارتی ریڈیو نے اعتراف کیا ہے کہ بھارتی سپاہیوں کو زبردست جانی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

بھارتی ریڈیو کے مطابق پرسوں رات کے آخری حصے میں اور کل صبح جموں اور پونچھ کے مختلف علاقوں میں حریت پسندوں اور بھارتی فوجیوں میں زبردست جھڑپیں ہوئی ہیں جن میں چار حریت پسند شہید ہوئے۔ بھارتی ریڈیو نے یہ نہیں بتایا کہ ہندوستانی فوج کو کتنا جانی نقصان برداشت کرنا پڑا۔

بھارتی فوجوں کے خلاف جنگ میں کشمیری مجاہدین کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ تیرہ دن کے قلیل عرصے میں مجاہدین کے ہاتھوں ایک ہزار بھارتی فوجی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں اس کے علاوہ مجاہدین نے چالیس پل اڑا دیئے ہیں اور ۱۱۱ فوجی گاڑیاں تباہ کر دی ہیں ہلاک ہونے والے بھارتی فوجیوں میں ایک بریگیڈیر، ایک کرنل، ایک لفٹننٹ کرنل اور متعدد افسر شامل ہیں۔

صدائے کشمیر نے کہا ہے کہ اسلحہ کی کثیر مقدار اور دوسرا فوجی سامان مجاہدین کے ہاتھ لگا ہے ہر جھڑپ میں اسلحہ اور غذائی ذخائر مجاہدین کے قبضے میں آ جاتے ہیں۔ بھارتی ترجمان نے تسلیم کیا ہے کہ کشمیری عوام اور خاص طور پر دیہاتی مجاہدین کی مدد کر رہے ہیں،

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا عزم انگلستان

احباب آپ کے تربیتی اور تبلیغی دورہ کی کامیابی کیلئے دعا کریں

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید انگلستان کے تربیتی اور تبلیغی دورہ پر مورخہ ۶ ، اگست بروز جمعۃ المبارک پی آئی اے کے ذریعہ کراچی سے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ وہاں جماعت احمدیہ انگلستان کے سالانہ جلسہ میں بھی شرکت فرمائیں گے، احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کے اس دورہ کے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور آپ کامیاب دورہ کے بعد خیر و عافیت سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

ہندوستان آزاد کشمیر پر حملے کے لئے تیار ہے

نئی دہلی ۴ ، اگست۔ ہندوستان کے وزیر جنگ مسٹر چاون نے کہا ہے کہ بھارتی فوجوں نے کشمیر میں جنگ بندی لائن عبور کی ہے اور جب بھی اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی وہ اس کے تحفظ کے لئے دوبارہ جنگ بندی لائن کو عبور کر جائیں گی۔ انھوں نے کہا کہ بھارت اس کام کے لئے پوری طرح تیار ہے

مسٹر چاون نے کل لوک سبھا میں بیان دیتے ہوئے یہ الفاظ کہے کشمیر میں اقوام متحدہ کے مبصروں کے کردار کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ عالمی ادارہ کے مبصر مقبوضہ کشمیر پر پاکستانی حملوں کو روکنے میں ناکام رہے ہیں۔

رجسٹرڈ ایل ۵۷۵۴